لوہے سے مارنے کا اشارہ کرے تو فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں یہاں تک کہ وہ اشارہ کرنا چھوڑ دے، اگرچہ جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہو وہ اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔'' (مسلم حواله مذكوره ١٦/١٦٩)

یعنی اگرچہ مذاق اتنا بےضرر ہو کہ اس کو نقصان پہنچانے کا ادنیٰ سا شائبہ بھی نہ ہو پھر بھی یہ حرام اور لعنتی کام ہے۔ اس ثبوت لعنت کی بنیاد پر امام محمد بن عبدالوہابؒ نے ہنسی مذاق کے طور پر لوہے سے اشارہ کرنے کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔(کتاب الکبائر صفحه ٦٨)

۷۔ مذکورہ شرائط و آداب کے ساتھ بھی کثرت مذاق سے اجتناب کیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''...........**ولا تكثر الضحک، فان كثرة الضحک تميت القلب**'' زیادہ ہنسانہ کرو، کیونکہ ہنسی کی کثرت دل کو مردہ کر دیتی ہے''۔ (ترمذي كتاب الزهد ٤/٤٧٨ و حسنه الالباني) اسی لئے حدیث شریف کے عظیم ومقدس ذخیرے میں نبی کریم ﷺ سے مذاق کی روایتیں بہت کم ملتی ہیں۔ ذیل میں منتخب نمونے پیش کیے جاتے ہیں:

۱۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ عبداللهؓ نامی ایک شخص جس کا لقب حمار تھا، اپنی ظریفانہ باتوں سے رسول پاک ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔(بخاری کتاب الحدود ١٢/ ٧٧)

۲۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سواری کا جانور مانگنے آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا''ہم تجھے سواری کے لئے اونٹنی کا بچہ دیں گے''۔اس نے حیرت سے کہا: میں اونٹنی کے بچے سے کیا کروں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا'' **وهل تلد الابل الا النوق ؟!**'' کیا سارے اونٹ اونٹنیوں سے ہی نہیں پیدا ہوتے؟''

یعنی رسول اللہ ﷺ نے مذاقاً بڑے اونٹ کو اونٹنی کا بچہ فرمایا۔(ابوداؤد کتاب الادب ۵/۲۷۰، ترمذی کتاب البر ۴/۳۱۴ وقال حسن صحیح غریب)

۳۔ حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ چمڑے کے خیمے میں تھے، میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا''**ادخل**'' اندر آؤ۔ میں نے کہا''اکلی یا رسول الله ﷺ؟'' کیا میرا سارا جسم اندر آؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا'' **کلک**'' ہاں پورا جسم اندر لے آؤ'' پھر میں اندر گیا۔(ابو داؤد كتاب الادب ٥/ ٢٧٢)

عوفؓ نے خیمہ چھوٹا پا کر مذاق کیا تھا۔ کہ میرا جسم اندر سما سکے گا یا نہیں؟ آپ ﷺ نے اس مذاق کو قبول فرما کر اسی انداز میں جواب دیا۔

۴۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے آواز دیتے ہوئے فرمایا'' **يا ذا الاذنين**'' یعنی''اے دو کانوں والے!''(ابو داؤد ٥/ ٢٧١ ، ترمذي ٤/ ٣١٥ وقال صحيح غريب)

امام خطابی کہتے ہیں کہ اس میں مذاق کے علاوہ ایک لطیف تنبیہ بھی ہے یعنی چونکہ تمہارے دو کان ہیں جو کہ سننے کے لئے ہیں۔اس لئے میری بات غور سے سنو۔(معالم السنن ٥/ ٢٧٢)

۵۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ دیہات سے زاہرؓ نامی ایک شخص رسول اللہ ﷺ کو تحفہ بھیجا کرتا تھا، وہ نہایت خوش مزاج تھا، مگر اس کی شکل اچھی نہ تھی۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اس کو پیچھے سے پکڑ کر کہنے لگے''**من**